بارے میں دفعہ موجود نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ارتداد درست ہے، نہیں بلکہ نصوص شریعت کی رشنی میں ارتداد ایسا جرم ہے جس کی سزا قتل ہے اور یہ نصوص آج بھی قائم ہیں اور جب تک اسلام باقی ہے یہ نصوص مروجہ قوانین سے معطل اور منسوخ نہیں قرار پاسکتیں۔ (اردو ترجمہ اسلام کا فوجداری قانون صفحہ ۶۳۴، ۶۳۷)

واضح رہے کہ شریعت اسلامیہ ارتداد پر قتل کی سزا اس لیے دیتی ہے کہ ارتداد اس دین اسلام کے برخلاف ہے جس پر اسلامی معاشرے کا اجتماعی نظام استوار ہوتا ہے، اس جرم میں تساہل نظام اجتماعی کے اکھڑ جانے کا سبب بن سکتا ہے، اس لیے اس جرم پر شدید ترین سزا مقرر کی گئی تا کہ معاشرے سے اس جرم کا کلی استیصال ہو جائے اور ایک طرف معاشرے کا اجتماعی نظام محفوظ رہے اور دوسری جانب لوگوں کو تنبیہ اور زجر ہو جائے، ظاہر ہے کہ سزائے قتل لوگوں کو جرم سے روکنے میں تمام سزاؤں سے زیادہ مؤثر ہے۔

قارئین جانتے ہیں کہ بیشتر ممالک اپنے اجتماعی نظام کی خلاف ورزی کرنے والوں اور اسے نقصان پہچانے والوں اور اسے تباہ کرنے والوں پر شدید ترین سزائیں جاری کر کے نظم اجتماعی کا تحفظ کرتے ہیں، اور اس نظم اجتماعی کے تحفظ کے لیے مروجہ قوانین نے جو سزائیں مقرر کی ہیں ان کی اولین سزا سزائے موت ہے۔ آئین (نظم اجتماعی) پاکستان کی دفعہ ۶ کی رو سے آئین (نظم اجتماعی) کے خلاف ورزی High treason تصور کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے، اور اس حال میں کہ وہ کافر ہے مر جائے تو یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اس میں ہمیشہ پڑے رہنے والے۔“ (البقرہ:۲۱۷)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ”جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔“

اس فیصلہ کو ہوش مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کریں گے:

یقیناً وقت ایک جگہ کبھی کھڑا نہیں رہتا لیکن پختہ قرآنی نصوص کبھی منسوخ نہیں ہوسکتیں، اور کوئی باشعور اور ہوش مند مسلمان مصر کی عدالت کے اس فیصلہ کو قبول نہیں کرسکتا۔ سیکولرازم کی اچھی باتوں کو لے لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بہر صورت مستحکم قرآنی نصوص سے خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی۔ یہ دین دین اسلام ہے، ماضی میں بھی قابل عمل تھا، آج بھی قابل عمل ہے، اور ہمیشہ قابل عمل رہے گا۔

اللہ تعالیٰ مصر کی سوسائٹی، حکومت، اور عدلیہ کو دین کی فہم عطاء فرمائے۔ کچھ بعید نہیں کل کو ہماری سول سوسائٹی، حکومت اور عدلیہ بھی انکا رنگ اپنا لے، ہمیں اللہ کے رنگ میں رنگنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی امان اور حفاظت میں رکھے، ہر شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆☆☆

فن خطاطی کے امام

حضرت سید نفیس شاہ صاحب کی حیات طیبہ ایک نظر میں!

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

- حضرت سید نفیس الحسینیؒ کی پیدائش ۱۳/ ذوالقعدہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۱/ مارچ ۱۹۳۳ء بروز ہفتہ موضع گھوڑیالہ سیالکوٹ میں ہوئی۔
- آپ کا نام ''انور حسین'' رکھا گیا، بعد میں آپ نفیس الحسینی کے نام سے معروف ہوئے۔
- آپ حسینی خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے، آپ کا نسبی تعلق حضرت سیدنا زید بن علی بن حسینؓ سے ہے، اس لیے آپ شروع میں اپنے نام کے ساتھ زیدی کی نسبت لگاتے تھے، بعد میں اپنے جدامجد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے تعلق کی بناء پر حسینی نسبت اختیار کی۔ آپ کا سلسلۂ نسب پندرہ واسطوں سے حضرت خواجہ صدرالدین ابوالفتح سید محمد حسینی المعروف خواجہ گیسودرازؒ تک پہنچتا ہے۔
- آپ کے والد سید محمد اشرف علی زیدیؒ ماہر خطاط اور ''سیّدالقلم'' کے لقب سے معروف تھے، قرآن کریم کی کتابت سے آپ کو خاص شغف تھا اور آپؒ نے اپنی زندگی میں سولہ مرتبہ قرآن کریم کی کتابت کی۔
- آپؒ کے سسر حکیم سید نیک عالمؒ بھی مشہور خطاط تھے، آپ نے تمام عمر قرآن کریم کی کتابت کی، زندگی میں ۵۹ قرآن مجید تحریر کئے۔
- زبدۃ الاولیاء، سیدالسادات حضرت سید محمد عبدالغنیؒ صاحب قادری نقشبندی آپؒ کے نانا تھے۔
- مولانا سیّد محمد اسلم شاہ صاحب جو فاضل دیوبند، حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد اور آپؒ کے ماموں تھے، انہوں نے حضرت شاہ صاحبؒ کو پیدائشی گھٹی دی تھی۔
- ۱۹۴۶ء میں آریہ ہائی اسکول بھوپانوالہ سیالکوٹ (موجودہ نام جناح اسلامیہ ہائی اسکول) سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔
- تقسیم ہند سے قبل آپؒ فیصل آباد آگئے اور اپنے ماموں مولانا سیّد محمد اسلم صاحب کے پاس رہے اور ان سے تعلیم وتربیت حاصل کی۔
- ۱۹۴۸ء میں سٹی مسلم ہائی اسکول فیصل آباد سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔
- ۱۹۴۹ء میں فیصل آباد سے اور ایف اے کیا اور والد کی نگرانی میں فن خطاطی کا باقاعدہ آغاز کیا۔

- ۱۹۵۱ء میں فیصل آباد سے لاہور منتقل ہوئے۔
- ۱۹۵۲ء/۱۹۵۳ء میں آپ کے خالو صوفی مقبول احمد حج کے لیے تشریف لے گئے تو انہیں اپنی ایک نعت ''بحضورِ امام الانبیاءؐ'' کے عنوان سے لکھ کر دی اور انہوں نے مواجہ شریف پر آپ کی طرف سے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔
- ۱۹۵۲ء/۱۹۵۳ء میں اورنٹیئل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔
- لاہور آمد کے بعد آپ کا وقت بڑی تنگی میں گزرا، اولاً آپؒ نے سیدنا علی ہجویریؒ کی مسجد کے عقب میں دس روپے ماہوار پر ایک کمرہ لیا اور اس میں رہائش رکھی۔ آپ نے کچھ عرصہ روزنامہ احسان لاہور اور روزنامہ نوائے وقت میں بحیثیت کاتب کام کیا۔
- ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۶ء تک روزانہ نوائے وقت میں خطاط اعلیٰ کی حیثیت سے کام کیا۔
- ۱۹۵۶ء میں نوائے وقت کی ملازمت سے مستعفی ہو کر آزادانہ فن خطاطی کا کام شروع کیا۔
- ۴/ دسمبر ۱۹۵۷ء کو آپؒ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔
- بیعت کے ایک سال کے عرصہ میں شیخ کی طرف سے آپ کو نعمت خلافت سے سرفراز کیا گیا۔
- ۱۶/ اگست ۱۹۶۲ء مطابق ۱۴/ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ بروز جمعرات لاہور میں آپ کے شیخ کا وصال ہوا۔
- ۱۹۵۶ء کے بعد ایک عرصہ تک شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان کے دفتر کی بالائی منزل پر کرایہ پر کمرہ لیا اور اس میں بیٹھ کر اپنی خطاطی کے جوہر دکھاتے رہے۔
- بعد ازاں جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور کے مہتمم حضرتِ سید حامد میاںؒ نے اپنے جامعہ میں آپ کو ایک کمرہ دے دیا، ایک طویل عرصہ تک آپ وہاں شائقین فن کو خطاطی سکھاتے رہے۔
- ۱۹۸۳ء سے جامعہ مدنیہ کے سامنے آپ کا سادہ گھر مرجعِ خلائق رہا، جہاں قلم کی اصلاح لینے والوں کے ساتھ قلوب کی اصلاح کے لیے بھی لوگ رجوع کرتے رہے۔
- ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۲ء تک ''پاکستان خوش نویس یونین لاہور'' کے نائب صدر رہے۔
- ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۸ء تک اسی یونین کے صدر رہے۔
- ۱۹۷۳ء میں ''سیکنڈ ویج بورڈ فار نیوز پیپر ایمپلائز گورنمنٹ آف پاکستان'' کی رکنیت اختیار کی۔
- ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۷ء تک ''نیوز پیپر ایمپلائز کنفیڈریشن'' کے سینئر نائب صدر رہے۔
- ۱۹۸۰ء میں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کی نمائش خطاطی میں آپ نے اول انعام حاصل کیا۔
- ۱۹۸۶ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے پہلا صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (پرائڈ آف پرفامنس ایوارڈ) اور گولڈ میڈل آپ کو دیا گیا۔
- ۱۹۸۸ء میں بغداد میں منعقدہ عالمی مقابلۂ خطاطی اور نمائش میں آپ کو بطور منصف (جج) کے مدعو کیا گیا۔